بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب محترم مفتی صاحب (دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(سوال ۱)۔۔۔ایک نوجوان شادی شدہ عورت اپنے بچوں کے ساتھ ایک گھر کم و بیش روزانہ آتی ہے، اور گھر کی ایک خاتون سے دیر تک گپ شپ کرتی ہے اس گھر میں چند مرد بھی ہوتے ہیں خاتون کے چہرہ کا پردہ گھر میں برآور نہیں ہوتا، دو تین گھنٹے رہتی ہے ان کا ایک بچہ پڑھتا ہے اور وہ ایک گھر کی عورت سے باہم گفتگو میں مصروف جبکہ گھر کے ایک مرد کو اسطرح کا آنا، اور دیر تک بیٹھنا اچھا نہیں لگتا، مگر گھر کی عورت میاں بھی نہیں مانتی۔ سوال یہ ہے کہ ایک گھر جہاں مرد ہو کوئی عورت کم و بیش روزانہ آسکتی ہے، دو تین گھنٹے گذار سکتی ہے جبکہ ان کا گھر بھی بہت دور نہ ہو اعتراض کرنے والے مرد کو پریشانی ہے کہ آخر خاتون اسطرح کیوں آتی ہے کبھی کبھی ہفتے مہینے میں آنے میں انھیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پوری صورتحال لکھ دی ہے جواب عطا کیجئے گا۔

(سوال ۲)۔۔۔بالغ نوجوان اور رشتہ دار لڑکا جس لڑکی سے آئندہ کسی وقت شادی ہو سکتی ہو، کیا اس لڑکی کے گھر آکر رہ سکتا ہے کئی ہفتے یا کئی مہینے۔ جبکہ لڑکی پردہ دور دوپٹہ تک نہ لیتی ہو۔

براہ مہربانی یہ بتایئے کہ ایک بالغ لڑکی کا دوپٹہ تک نہ لینا گناہ تو ظاہر ہے مگر کیا یہ گناہِ کبیرہ ہے۔ پورے سوال کو مد نظر رکھ کر جواب عطا کیجئے۔ شکریہ

(سوال ۳): مختلف گروہ اور سیاسی پارٹیاں اپنے اپنے مسائل کے حل کیلئے پوری پوری شاہراہیں اور روڈ بلاک کر دیتے ہیں جس سے دونوں اطراف کی ٹریفک بند ہو جاتی ہے کبھی گھنٹوں بعض اوقات کئی کئی ایام یوں ہوتا ہے کیا مسائل کے حل کیلئے مختلف گروہوں اور سیاسی پارٹیوں کا یہ طرز عمل درست ہوتا ہے۔ ظاہر ہے اس سے بے شمار عوام کو شدید پریشانی ہوتی ہے، ہاسپٹل جاتے مریض تک رک جاتے ہیں کئی دکھ جنم لیتے ہیں دوسری جانب جو لوگ روڈ سڑکیں بند کرتے ہیں انکے مسائل ہوتے ہیں امید ہے کہ مسئلہ کو ہر طرح دیکھتے ہوئے جواب دیجئے گا کہ اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے، ہماری دین کا نقطہ نظر کیا ہے۔

امید ہے کہ آپ جلد ہی جواب عطا فرمائیں گے دعا ہے کہ آپ درست طور پر جواب دے سکیں

والسلام: فیاض اعوان کراچی

۲۰۱۶/۳/۱۰

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ قرآن کریم میں عورتوں کو گھروں کے اندر رہنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا عورتوں کو چاہیئے کہ بلاضرورت گھروں سے باہر نہ نکلیں، چنانچہ صورتِ مسئولہ میں اگر واقعۃً مذکورہ عورت بلاضرورت محض فضول باتوں اور وقت گذاری کیلئے روزانہ گھر سے نکل کر دوسروں کے گھر جاتی ہے اور وہاں دیر تک باتوں میں مصروف رہتی ہے اور وہاں نامحرم مرد بھی ہوتے ہیں، تو شرعاً یہ طرزِ عمل جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ فتنہ کا سبب ہے، اور اس سے بچنا شرعاً لازم ہے۔

القرآن الکریم: [الأحزاب:۳۳]

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى

تفسير ابن كثير – ط دار طيبة (٥/ ٧٢)

{ وَلا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلا (٣٢) } .

يقول تعالى ناهيًا عباده عن الزنا وعن مقاربته، وهو مخالطة أسبابه (٦) ودواعيه { وَلا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً } أي: ذنبًا عظيمًا { وَسَاءَ سَبِيلا } أي: وبئس طريقًا ومسلكًا.

تکملة فتح الملهم(٤/٢٢٥)

والاستتار ،وكلهامذكورةفى الكتاب والسنة،ولم ينسخ منها شئ،ولكنها مامورة بها فى احوال مختلفة،وهى:

١-حجاب اشخاص النساء بالبيوت والجدر،والخدور والهوادج وامثالها،بحيث لايرى الرجال الاجانب شيئا من اشخاصهن ولا لباسهن وزينتهن الظاهرة اوالباطنة ،ولاشيئا من جسدهن من الوجه والكفين وسائرالبدن .

٢-الحجاب بالبرقع والجلباب ،بحيث لايبدو شيئ من الوجه والكفين،وسائر الجسد ولباس الزينة،فلا يرى الا اشخاصهن مستورة من فوق الرأس الى القدم.

٣-الحجاب بالجلابيب وامثالها،مع كشف الوجه والكفين والقدمين .

فالاصل فى حجاب النساءهو الحجاب بالدرجةالاولى،وهى ان تكون مستورةفى البيت،ولا تخرج منه(الا لحاجة كماسياتى)ويدل على ذلك قول الله سبحانه وتعالى (وقرن فى بيوتكن)والظاهر ان هذاالامر ليس

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

مختصا بالازواج المطهرات لان الاحكام السابقة واللاحقة هذه
الاية لايختص شيئ منها بامهات المؤمنين بالاجماع،
وكذالک قوله تعالى(واذا سالتموهن متاعا فاسئلوهن من وراء
حجاب)وقدنزلت هذه الاية فی ولیمة زینب فارخی الستر بينها وبين
الرجال.

(۲)۔۔۔واضح رہے کہ ایک بالغ لڑکی کا نامحرموں کے سامنے شرعی پردہ کرنا فرض ہے اور نامحرموں کے سامنے شرعی پردہ نہ کرنا گناہِ کبیرہ ہے،اوراگر کوئی لڑکی شرعی پردہ نہ کرے تو مردوں پر لازم ہے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں،اور اس طرح پردہ نہ کرنے والی نامحرموں کے سامنے ضرورتِ شرعیہ کے بغیر آنے سے اجتناب کریں،لہٰذا صورتِ مسئولہ میں جب مذکورہ لڑکی شرعی پردہ کا اہتمام نہیں کرتی تو مذکورہ لڑکے کا اس لڑکی کے گھر کئی ہفتے یا کئی مہینے آکر رہنا فتنہ کے سبب جائز نہیں اور اس سے بچنا شرعاً لازم ہے چنانچہ ایک حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "خبردار کوئی شخص ہرگز کسی بے شوہر والی عورت کے پاس رات نہ گذارے،الّایہ کہ ایسا شخص ہو جس نے اس عورت سے نکاح کر لیاہو یااس کا محرم ہو"(صحیح مسلم:۴/۱۷۱۰)

صحيح مسلم - عبد الباقي (٤/ ١٧١٠)

حدثنا يحيى بن يحيى وعلي بن حجر قال يحيى أخبرنا وقال بن حجر حدثنا هشيم عن أبي الزبير عن جابر ح وحدثنا محمد بن الصباح وزهير بن حرب قالا حدثنا هشيم أخبرنا أبو الزبير عن جابر قال قال رسول الله ﷺ * ألا لا يبيتن رجل عند امرأة ثيب إلا أن يكون ناكحا أو ذا محرم

صحيح البخاري—نسخة طوق النجاة (ص: ٧٨)

حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر أن رسول الله ? قال إياكم والدخول على النساء فقال رجل من الأنصار يا رسول الله أفرأيت الحمو (الحم) قال الحمو (الحم) الموت

شعب الإيمان - البيهقي (٤/ ٣٧٤)

وروينا عن عمر بن الخطاب أنه قال في خطبته بالجابية في رواية عن النبي ﷺ ولا يخلون أحدكم بامرأة فإن الشيطان ثالثهما

الموسوعة الفقهية الكويتية (١٨/ ١٦٢)

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

ولقوله ﷺ ألا لا يبيتن رجل عند امرأة ثيب إلا أن يكون ناكحا أو ذا محرم (٢) وإنما خص فيه الثيب بالذكر لأنها يدخل عليها غالبا ، وأما البكر فمصونة في العادة ، فهي أولى بذلك .

وقد حكى النووي وغيره الإجماع على تحريم الخلوة بالأجنبية ، وإباحة الخلوة بالمحارم .

(۳)---حکومت سے مطالبات منوانے یا کسی حادثے پر اظہارِ غیظ وغضب کے لئے آج کل ہڑتالوں کا جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اگر اس میں معاملہ صرف اس حد تک ہو تا کہ لوگ اپنی خوشی سے احتجاج کے طور پر کاروبار بند کردیں تو دوسرے مفاسد کی عدمِ موجودگی میں اسے مباح تدبیر کہا جاسکتا تھا، لیکن ایسی ہڑتال جو لوگوں نے اپنی خوشی سے کی ہو آج کل عملاً دنیا میں اس کا وجود نہیں ہے یہ بالکل شاذونادر ہے، اکثر وبیشتر تو لوگوں کو ان کی خواہش اور رائ کے خلاف ہڑتال میں حصہ لینے پر مجبور کیا جاتا ہے، اگر کوئی حصہ نہ لے تو اس کو جسمانی اور مالی اذیتیں دی جاتی ہیں، سنگ باری اور آتش زنی ہڑتال کا ایک لازمی حصہ بن گئی ہے، سڑکوں پر روکاوٹیں کھڑی کر کے لوگوں کے لئے چلنا پھرنا مسدود کردیا جاتا ہے، چلتی ہوئی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا جاتا ہے، بہت سے لوگ اس قسم کی ایذاء رسانی کے خوف سے اپنا ضروری کاروبار بند رکھتے ہیں، اور جو ضرورت مند شخص باہر نکلنے پر کسی وجہ سے مجبور ہو وہ ہر وقت جانی ومالی خطرے میں رہتا ہے، اور بسا اوقات کوئی بے گناہ مارا جاتا ہے اور بعض مرتبہ مریض ترس ترس کر رخصت ہو جاتے ہیں اور بہت سے لوگ فاقہ کشی کا شکار ہو جاتے ہیں یہ تمام باتیں ہڑتال کا ایک لازمی حصہ بن کر رہ گئیں ہیں کہ ان کے بغیر کسی کامیاب ہڑتال کا تصوّر بھی نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ یہ امور شرعاً ناجائز اور بعض حرام ہیں اور جو چیز ان حرام اور ناجائز باتوں کا سبب بنے وہ بھی ناجائز ہی ہوگی (مأخذہٗ التبویب:۴۶/۴۳۴)

صحيح البخاري–نسخة طوق النجاة (ص: ١٣)

حدثنا آدم بن أبي إياس قال حدثنا شعبة عن عبد الله بن أبي السفر وإسماعيل عن الشعبي عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي ? قال المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه

صحيح البخاري–نسخة طوق النجاة (ص: ١٣)

حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد القرشي قال حدثنا أبي قال حدثنا أبو بردة بن عبد الله بن أبي بردة عن أبي بردة عن أبي موسى ﷺ قال قالوا

جاری ہے---

Scanned by CamScanner

يا رسول الله أي الإسلام أفضل قال من سلم المسلمون من لسانه

ويده.......................والله سبحانه وتعالى اعلم

محمد تقی رنگونی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴/شعبان المعظم/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۴/۸/۱۴۳۷ھ

دار الافتاء

مفتی